از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:11دسمبر1958

سی کے اچھوتن

بنام

دی سٹیٹ آف کیرلہ و دیگراں۔

(ایس آر داس، چیف جسٹس، ایس کے داس، پی بی گجیندر گڈکر کے این وانچو اور ایم ہدایت اللہ، جسٹس صاحبان)

بنیادی حقوق ،کی خلاف ورزی-حکومت کو سامان کی فراہمی کا معاہدہ-آیا ملازمت کا معاہدہ ہو-معاہدہ منسوخ کرنا اور دوسرے کو راحت دینا-آیا امتیازی ہو-آئین ہند ، آرٹیکل14،16(1)،19(1)(g)،31.

سال 1948-49 کے لیے کننور کے سرکاری ہسپتال کو دودھ کی فراہمی کے لیے، درخواست گزار اور تیسرے مدعاعلیہ، کوآپریٹو دودھ سپلائیز سوسائٹی، کننور نے ٹینڈر جمع کرائے تھے، اور ان کی جانچ پڑتال کرنے والے سپرنٹنڈنٹ نے درخواست گزار کو قبول کر لیا اور **ڈائریکٹر پبلک ہیلتھ** کو فیصلے کی وجوہات سے آگاہ کر دیا۔ اس کے بعد، ٹینڈر کی شق 20 کے لحاظ سے مطلوبہ نوٹس دینے کے بعد درخواست گزار کا معاہدہ منسوخ کر دیا گیا، اور اسے بتایا گیا کہ یہ حکومت کی پالیسی ہے کہ ضلع کننور میں سرکاری طبی اداروں کو سپلائی کے قیود میں، کوآپریٹو دودھ سپلائیز یونین کو محکمہ محصول کی طرف سے مقرر کردہ قیمتوں کی بنیاد پر ٹھیکے دیے جانے تھے۔ درخواست گزار نے آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت دائر درخواست میں دعوی کیا کہ اس کے خلاف تیسرے مدعاعلیہ کے ساتھ امتیازی سلوک کیا گیا تھا، کہ اسے ریاست کے تحت ملازمت کے مساوی مواقع سے محروم رکھا گیا تھا، اور آرٹیکل 14،16(1)،19(1)(g)اور31 کے تحت بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کی گئی تھی۔

قرار پایا گیا کہ موجودہ معاملے میں بنیادی حقوق میں سے کوئی بھی شامل نہیں تھا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

حکومت کی طرف سے منعقد ہونے والا معاہدہ کسی نجی فریق کے معاہدے سے مختلف نہیں ہے اور جب ایک شخص کو دوسرے کے بجائے منتخب کیا جاتا ہے تو متاثرہ فریق آرٹیکل 14 کے تحفظ کا دعوی نہیں کر سکتا۔

سامان کی فراہمی کا معاہدہ ملازمت کا معاہدہ نہیں ہے اور درخواست گزار جو ریاستی اسپتال کو دودھ فراہم کر رہا تھاوہ کسی بھی لحاظ سے نوکر نہیں تھااور نوکر کے طور پر ملازمت کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔اس لیے آرٹیکل 16(1) مقدمے کی طرف راغب نہیں ہوا۔

اصل دائرہ اختیار: پٹیشن نمبر103،سال1958۔

بنیادی حقوق کے نفاذ کے لیے آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت درخواست۔

درخواست گزار کی طرف سے ایم ٹی پائیکلڈے اور گنپت رائے۔

سردار بہادر، مدعاعلیہ نمبر1 کے لیے۔

ایم آر کرشنا پلئی، مدعاعلیہ نمبر3 کے لیے۔

11.1958دسمبر۔

عدالت کا فیصلہ ہدایت اللہ جسٹس نے سنایا۔

ہدایت اللہ جسٹس-یہ آئین کے جسٹس ٹیکل 32 کے تحت ایک سی کے اچھوتن کی طرف سے دائر درخواست ہے، جس کا دعوی ہے کہ اس نے سال 1958-1959 کے لیے دودھ اور غذا کی دیگر اشیاء کی فراہمی کا معاہدہ کیا تھالیکن جس کا دودھ کی فراہمی کا معاہدہ کہا جاتا ہے کہ اسے ڈسٹرکٹ میڈیکل آفیسر (یہاں دوسرے مدعاعلیہ) نے منسوخ کر دیا تھا۔دودھ کی فراہمی کا ٹھیکہ اب تیسرے مدعاعلیہ کو آپریٹو دودھ سپلائیز سوسائٹی، کننور کو دے دیا گیاہے۔

درخواست سے، یہ ظاہر ہوتا ہے کہ درخواست گزار کے پاس 1946 سے کننور (کیرلہ ریاست) کے سرکاری اسپتال میں دودھ کی فراہمی کے معاہدے تھے، اور اس سے پہلے، اسی کاروبار میں اس کے بھائی کے پاس1936 سے اسی طرح کے معاہدے تھے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

1957 میں، "معاہدوں کو طے کرنے کے لیے یکساں طریقہ کار" اپنایا گیا، اور ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے، ٹینڈر کی قبولیت کے لیے شرائط طے کی گئیں۔ درخواست گزار کے ساتھ ساتھ تیسرے مدعاعلیہ نے اپنے متعلقہ ٹینڈر جمع کروائے، جنہیں دلچسپی رکھنے والی جماعتوں کی موجودگی میں ہسپتال کے سپرنٹنڈنٹ کے ذریعے کھولا جاتا تھا۔ ہمیں ان تمام شرائط کا حوالہ دینے کی ضرورت نہیں ہے جن کے تحت ٹینڈر قبول کیے جانے تھے، سوائے ان کے جن کا اس معاملے پر اثر پڑتا ہے۔ یہ شرائط میں کہا گیا تھا کہ "موجودہ بازار کی شرحوں" پر نشان زد کوئی ٹینڈر قبول نہیں کیا جائے گا، اور مزید یہ کہ دودھ کی فراہمی میں منظور شدہ کوآپریٹو دودھ سپلائی یونینوں اور سوسائٹیوں کو ترجیح دی جائے گی، اگر ان کا ٹینڈر بازار کی شرح سے 5 فیصد کے فرق کے اندر ہو یا سب سے کم ٹینڈر کی شرح، جو بھی کم ہو۔ معاہدے کے لیے ٹینڈر دینے والے تمام افراد کو سالوینسی کا سرٹیفکیٹ اور ٹیکس کلیئرنس سرٹیفکیٹ پیش کرنا تھا، اور ٹینڈر کے ساتھ جمع کرنا تھا۔

20 جنوری 1958 کو جمع کرائے گئے ٹینڈرز کی جانچ پڑتال کی گئی اور دودھ کی فراہمی کے لیے درخواست گزار کا ٹینڈر قبول کر لیا گیا اور تیسرے مدعاعلیہ کا ٹینڈر خارج کر دیا گیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سپرنٹنڈنٹ (مدعاعلیہ نمبر 2) نے پبلک ہیلتھ کے ڈائریکٹر کو درخواست گزار کے ٹینڈر کو قبول کرنے اور تیسرے مدعاعلیہ کے ٹینڈر کو قبول نہ کرنے کی اپنی وجوہات سے آگاہ کیا۔ اس کے بعد صحت خدمات کے ڈائریکٹر اور دوسرے مدعاعلیہ کے درمیان کچھ خط وکتابت ہوا، جس کے نتیجے میں درخواست گزار کو بتایا گیا کہ اسے دیا گیا دودھ کی فراہمی کا مراسلہ منسوخ کر دیا گیا ہے۔ انہیں بتایا گیا کہ یہ حکومت کی پالیسی ہے کہ ضلع کننور میں سرکاری طبی اداروں کو سپلائی کے معاملے میں کوآپریٹو دودھ سپلائیز یونین کو محکمہ محصول کی طرف سے مقرر کردہ قیمتوں کی بنیاد پر ٹھیکے دیے جائیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ڈائریکٹر آف ہیلتھ سروسز اور دوسرے مدعاعلیہ کے درمیان کچھ اور خط وکتابت ہوا، اور دوسرے مدعاعلیہ کی طرف اشارہ کیا گیا کہ ٹینڈر کی شرائط کی شق 20 کے تحت کارروائی کی جانی چاہیے تھی اور درخواست گزار کو ایک ماہ کا نوٹس دینے کے بعد ہی مراسلہ منسوخ کیا جانا چاہیے تھا۔ ان ہدایات کو آگے بڑھاتے ہوئے، دوسرے مدعاعلیہ نے ٹینڈر کی شق 20 کے مطابق ایک نوٹس جاری کیا، اور نوٹس کی مدت کے بعد معاہدہ منسوخ کر دیا۔

موجودہ درخواست اوپر مذکور متعدد احکامات پر سوال اٹھانے کے لیے دائر کی گئی ہے۔ اس بات کی نشاندہی کی جاسکتی ہے کہ اس سے پہلے، درخواست گزار نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت کیرلہ عدالت عالیہ میں درخواست دی تھی، لیکن ان کی عرضی (اوپی نمبر 201، سال 1958) کو 6

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جون 1958 کو جسٹس رمن نائر نے خارج کر دیا تھا۔ لیٹرز پیٹنٹ اپیل کو بھی کوشی، چیف جسٹس، اور ویدیالنگم، جسٹس نے خارج کر دیا تھا۔ (اے ایس نمبر 354، سال 1958 کا فیصلہ 7 جولائی 1958 کو ہوا)۔ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ موجودہ معاملہ ریاستی حکومت کی طرف سے معاہدے کی خلاف ورزی، اگر کوئی ہو، سے زیادہ نہیں تھا، اور یہ کہ مناسب علاج سول مقدمہ دائر کرنا اور آرٹیکل 226 کے تحت آگے بڑھنا نہیں تھا۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ بالا احکامات کے خلاف اس عدالت سے اپیل کرنے کی خاص اجازت نہیں مانگی گئی تھی، اور یہ معاملہ اپیل کے ذریعے نہیں بلکہ درخواست گزار کے بنیادی حق کی خلاف ورزی کے طور پر آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت براہ راست عدالتی فیصلہ سنانے کے لیے لایا گیا ہے۔ اس طرف سے درخواست گزار دلیل یہ ہے کہ وہ قانون کی نظر میں مساوی سلوک کا حقدار ہے، اور یہ کہ اس کے خلاف تیسرے مدعاعلیہ کے ساتھ امتیازی سلوک کیا گیا ہے۔ وہ آئین کے آرٹیکل 14، 16(1)، 19(1)(g) اور 31 کے تحت تحفظ کا دعوی کرتا ہے۔ ہماری رائے میں، ان آرٹیکلوں میں سے کسی کو بھی موجودہ کیس کے حقائق پر لاگو نہیں کیا جاسکتا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ درخواست گزار حکومت سے معاہدہ حاصل کرنے میں کامیاب ہونے کا دعوی کرتا ہے، اور تیسرا مدعاعلیہ ایسا کرنے میں ناکام رہا۔ لیکن یہاں تک کہ اگر اس کے پاس معاہدہ تھا، درخواست گزار نے اس معاہدے میں برقرار رہنے کا مطلق حق حاصل نہیں کیا، کیونکہ حکومت کے پاس شق 20 کے تحت ایک ماہ کا نوٹس دینے کے بعد معاہدہ ختم کرنے کا اختیار محفوظ تھا۔ موجودہ معاملے میں اس اختیار کا استعمال باقاعدہ تھا یا قانونی، یہ کوئی ایسا معاملہ نہیں ہے جس پر ہمیں عدالتی فیصلہ سنانے کے لیے کہا جاتا ہے، کیونکہ اس طرح کے تنازعہ کا عدالتی فیصلہ مناسب طریقے سے صرف عام دیوانی عدالتوں کے سامنے ہو سکتا ہے، جہاں شواہد کا جائزہ لیا جاسکتا ہے اور تفصیل سے جانچ کی جاسکتی ہے۔

موجودہ معاملے کا خلاصہ اس معاہدے کی خلاف ورزی ہے، اگر کوئی ہو، جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ درخواست گزار کو دیا گیا ہے جسے اچھی یا بری وجوہات کی بنا پر منسوخ کر دیا گیا ہے۔ کوئی امتیازی نکہ یہ حکومت کے لیے بالکل سلوک نہیں ہے، کیوکھلا ہے، جیسا کہ یہ ایک نجی فریق کے لیے ہے، کہ وہ اپنی پسند کے مطابق کسی شخص کا انتخاب کرے، ان معاہدوں کو پورا کرے جو وہ انجام دینا چاہتے ہیں۔ جب ایک شخص کو دوسرے کے بجائے منتخب کیا جاتا ہے، تو متاثرہ فریق آرٹیکل 14 کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تحفظ کا دعوی نہیں کر سکتا، کیونکہ کسی خاص معاہدے کو پورا کرنے کے لیے شخص کا انتخاب حکومت پر چھوڑنا چاہیے۔ اسی طرح، ایک معاہدہ جو حکومت کی طرف سے منعقد کیا جاتا ہے وہ کسی نجی فریق کے معاہدے سے مختلف نہیں ہوتا ہے۔ معاہدے کی خلاف ورزی، اگر کوئی ہو تو، متاثرہ شخص کو ہرجانے یا مناسب معاملات میں، یہاں تک کہ مخصوص کارکردگی کے لیے مقدمہ کرنے کا حق حاصل ہو سکتا ہے، لیکن وہ شکایت نہیں کر سکتا کہ کسی بھی پیشے پر عمل کرنے یا کسی بھی پیشے، تجارت یا کاروبار کو جاری رکھنے کے حق سے محروم رہا ہے، جیسا کہ آرٹیکل 19(1)(g) میں تصور کیا گیا ہے۔ نہ ہی یہ دکھایا گیا ہے کہ آئین کے آرٹیکل 31 کو معاہدے کی قیود میں سے کسی ایک کے ذریعے دیے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے معاہدے کی منسوخی کو روکنے کے لیے کس طرح استعمال کیا جا سکتا ہے۔

ہمارے سامنے درخواست گزار کی بنیادی دلیل اس طرح آئین کے آرٹیکل 16(1) کے تحت تھی، اور اس نے ریاست کے تحت ملازمت کے مساوی مواقع کا دعوی کیا۔ شروع کرنے کے لیے، سامان کی فراہمی کا معاہدہ اس معنی میں ملازمت کا معاہدہ نہیں ہے جس میں یہ لفظ آرٹیکل میں استعمال کیا گیا ہے۔ درخواست گزار کو ادارے کی جانب سے دودھ لانے کے لیے نوکر کے طور پر ملازم نہیں رکھا جانا تھا، بلکہ وہ قیمت کی ادائیگی پر اشیاء کی فراہمی کا ٹھیکیدار تھا۔ اس نے دعوی کیا کہ اسے دودھ کی فراہمی کا ٹھیکہ دیا گیا ہے، اور اس نے ریاست کا ملازم ہونے کا دعوی نہیں کیا۔ آئین کا آرٹیکل 16 (1)، اپنی قیود اور الفاظ کے امتزاج دونوں میں، اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ یہ ریاست کے ذریعہ "ملازمت" تک محدود ہے، اور اس میں ٹھیکیداروں کے بجائے خدمت میں ملازمت کا حوالہ دیا گیا ہے۔ یقیناً، ایسے معاملات ہو سکتے ہیں جن میں معاہدہ اپنے اندر خدمت کا ایک عنصر شامل کر سکتا ہے۔ تاہم، موجودہ معاملے میں، اس طرح کا غور و فکر پیدا نہیں ہوتا ہے، اور اس لیے ہمارے لیے یہ جانچنا ضروری نہیں ہے کہ آیا وہ معاملات مذکورہ آرٹیکل کے تحت آتے ہیں یا نہیں۔ لیکن یہ واضح ہے کہ ہر وہ شخص جس کی فراہمی کے معاہدے کو انجام دینے کی پیشکش کو خارج کر دیا گیا ہے یا جس کے اس طرح کی فراہمی کے معاہدے کی خلاف ورزی ہوئی ہے اسے ملازمت کے مساوی مواقع سے انکار نہیں کیا گیا ہے، اور یہ اس معاملے تک محدود ہے۔

کیس کے حقائق کو دیکھتے ہوئے، یہ ظاہر ہوتا ہے کہ درخواست گزار ہسپتالوں اور اسی طرح کے اداروں کے استعمال کے لیے ریاست کو دودھ اور غذا کی دیگر اشیاء فراہم کر رہا تھا، یا دوسرے لفظوں میں، فروخت کر رہا تھا۔ وہ کسی لحاظ سے نوکر نہیں تھا، اور نوکر کے ملازمت کا کوئی سوال ہی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

پیدا نہیں ہوتا تھا۔ ان حالات میں، یہ واضح ہے کہ آئین کا آرٹیکل 16(1) حقائق کی طرف راغب نہیں ہے۔

ہماری رائے میں، آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت درخواست مکمل طور پر غلط فہمی ہے۔ اس میں کوئی بنیادی حق شامل نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ، یہ حق ہے کہ معاملے کو دیوانی عدالت میں لے جایا جائے، اگر ایسا مشورہ دیا گیا ہو، اور معاہدے کی خلاف ورزی کے لیے ہرجانے کا دعوی کیا جائے، اگر کوئی ہو۔

درخواست اس کے مطابق ناکام ہو جاتی ہے، اور اخراجات کے ساتھ خارج کر دی جاتی ہے۔

درخواست خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document